مقامی حکومتوں کا
نظام اور جمہوری
عمل کی مضبوطی
Local
Governance to
deepen the
democracy
صوفی مینشن 7-ایجرٹن روڈ لاہور-پاکستان
Sufi Mansion, 7-Egerton Road Lahore-Pakistan Telefax: +92 42 36305645 Web: www.wise.pk
WISE
Women in Struggle for Empowerment
NED
WISE
Women in Struggle for Empowerment
NED

Local government institutions constitute one of the most important avenues for marginalized people, particularly; women and minorities to participate in the development of their communities and influence the decision-making processes that are directly relevant to their lives. Important opportunities for poor people, women and minorities to participate in the development of their communities are to be found in local institutions of governance. This system is not only key to strengthen democracy and improve service delivery at grass roots level but also imperative for improved service delivery for citizens. It takes the governance many steps closer to the governed.

The roles and responsibilities of elected representatives of Local government are very important. They responsible for managing and delivering a range of quality services to their communities, such as public health and recreational facilities, local road maintenance, and public libraries etc. They are also supposed to set the overall direction for their municipalities through long-term planning; council plans, financial plans, municipal strategic statements and other strategic plans.

In Pakistan the Local government institution has been setup in line with article 140/A under18th constitutional amendment, which compels the provincial governments to install local government system devolving the political, administrative and fiscal powers to elected representatives. The purpose is to achieve increased public participation in affairs of governance, accelerated development and to replace traditional leadership.

Notwithstanding the flaws in the Punjab Local Government Act 2013, the recent exercise of local elections is a step forward, which would gradually help deepen the democratic culture at grassroots level and consistent public participation will enhance with the passage of time, the capacity of the poor and marginalized to participate in the decision-making process at local level.

Despite repeated delays, it is appreciable that all the four provincial governments and federal govt. have finally completed the process local government elections in 2015. As a result 36 districts of Punjab-the biggest province (56% of population) around 32120 representatives; including general councilors, chairman and vice chairmen have been elected. It is expected that these elected members will soon be going to elect some 8745 women, 4064 youth, 4255 minority members and 4147 worker/peasant members through indirect election in Punjab. This means, more than 50,000 elected people would soon be ready to perform their political, administrative and development role in 4015 union councils, 11 municipal corporations, 36 district councils and one Metropolitan Corporation of Punjab.

Although under "The Punjab Local Government Act 2013" the powers of the elected LG representatives have been reduced and district governments have been made technically dependent on the provincial government and representation of women and minorities at different levels have also been decreased, compare to the devolution system of Gen. Musharraf but the very establishment of these local government institutions after 8 years gap must be taken as a positive step itself. People now at least will have a say and voice, no matter how low it is, in affairs of local development affairs.

We must hope that this new layer of democratically elected local leaders, including youth, women and minorities would have opportunities to play their due role and highlight the local development issues at the respective forums. This would also help grow a new generation of political leaders at the provincial and national levels.

This new lot is crucial for setting new agendas, acting as catalysts for development and facing new challenges. Through their important engagement with people at grass roots level, these newly local leaders and the system of local government itself would help promote the much-needed culture of democracy and accountability in Pakistan.

We must hope that in line with constitutional responsibility the provincial government would continue to hold LG Polls regularly in future. Also in compliance to Article 140-A of the constitution, the provincial government should devolve administrative and fiscal powers to the elected representatives of local government in letter and spirit. We also hope that Provincial Government would give due consideration to the true compliance of Article 32 of constitution, which ensures effective representation of women, peasants, workers, minorities and youth in the local government system.

Let us join hands to strengthen the local governance system in our country and facilitate our newly elected representatives enabling them to play their full role and perform their responsibilities for the development of their respective communities.

مقامی حکومتوں کا نظام پاکستان کے تناظر میں ہمیشہ سے اہمیت کا حامل رہا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لیں کہ ہماری روزمرہ زندگی کا ہر لمحہ ایسی مصروفیات سے مزین ہے جو مقامی حکومتوں کے دائرہ کار میں آتی ہیں۔ پینے کے صاف پانی کی فراہمی ہو، گلیوں اور سڑکوں کی صفائی ہو، کوڑا کرکٹ اٹھانا ہو، سٹریٹ لائٹس کی فراہمی ہو یا رہائشی بستیوں اور سکیموں کے دیگر معاملات ہوں۔ مقامی حکومت کے اداروں کے توسط سے ہی سرانجام پاتے ہیں۔ لہٰذا مقامی حکومتوں کا یہ نظام جس قدر مستعد، فعال اور جمہوری ہوگا، عوام سے قریب تر ہوگا۔ لوگوں کو اتنی ہی زیادہ آسانیاں اور آرام میسر ہوگا۔

گو کہ وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے بیشتر اقدامات سے بھی عوامی مسائل اور مشکلات میں کمی آتی ہے مگر مقامی حکومتوں کا نظام عوامی مسائل کے پائیدار حل اور سہولیات کی بہتر فراہمی میں سب سے زیادہ موثر ہے اور سب سے بڑھ کر اہم بات یہ ہے کہ مقامی سطح پر لوگوں کی شمولیت بڑھنے سے جہاں جمہوری عمل مضبوط ہوتا ہے وہیں پر جوابدہی کا نظام بھی موثر ہوتا ہے۔ ہمارے موجودہ جمہوری نظام میں جہاں لوگوں کیلئے اپنے نمائندوں یعنی قومی اور صوبائی اسمبلی کے ارکان سے ملاقات آسان نہیں ہوتی۔ وہاں مقامی حکومت کے نظام میں لوگ اپنے مقامی نمائندوں سے نہایت آسانی سے جڑے رہتے ہیں اور اپنے مسائل ان کے سامنے کسی بھی وقت رکھ سکتے ہیں۔ لوگوں کے یہ منتخب نمائندے چونکہ اسی علاقے میں رہائش پذیر ہوتے ہیں لہٰذا نہ صرف وہ مقامی مسائل سے اچھی طرح واقف ہوتے ہیں بلکہ ان کے حل کیلئے زیادہ محنت سے کام کرتے ہیں۔ انھیں ہر وقت عوام کا سامنا کرنا ہوتا ہے اور وہ اپنے آپ کو عوام کے سامنے زیادہ جوابدہ محسوس کرتے ہیں جس کے نتیجے میں عوامی مسائل کے حل اور ترقیاتی کاموں کا مقامی سطح پر بہتر سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جس سے سب کو فائدہ پہنچتا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ مقامی حکومتوں کے قیام کا سب سے جاندار اور خوبصورت پہلو یہ ہے کہ یہ نئے سیاسی لیڈروں کی تربیت گاہ کے اولین ادارے کے طور پر کام کرتا ہے۔ ان اداروں کے ذریعے لاتعداد نئے لوگ سیاست کے میدان میں داخل ہوتے ہیں اور آگے چل کر ملکی سیاست میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ ہمارے آج کے قومی سیاستدانوں میں کئی ایسے راہنما ہیں جنہوں نے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز مقامی حکومت کے پلیٹ فارم سے کیا تھا اور آج وہ ملکی سیاست کے بڑے دھارے میں شامل ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ دوسری اہم بات یہ ہے کہ اس نظام کی وساطت سے بہت سی عورتوں، نوجوانوں، مزدوروں اور اقلیتی نمائندوں کو بھی مقامی حکومت کا حصہ بننے کا موقع ملتا ہے جو ویسے عام حالات میں سیاسی عمل کا حصہ بننے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اس طرح مقامی حکومتوں کا نظام وہ پہلا سیاسی ادارہ ہے جہاں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو سیاسی تربیت حاصل کرنے کا اچھا موقع ملتا ہے جو جمہوری عمل کی مضبوطی کیلئے ایک نیک شگون ہے۔

یہ بات قابل تحسین ہے کہ پاکستان کے چاروں صوبوں میں مقامی حکومتوں کے انتخابات مکمل ہو چکے ہیں اور ضلع کونسلیں، میونسپل کارپوریشن اور میٹروپولیٹن کارپوریشن کی منتخب قیادت اپنا اپنا کردار ادا کرنے کے لئے تیار ہو رہی ہے۔ پنجاب کے 36 اضلاع کی 4015 کی یونین کونسلوں کے 32120 نمائندے (چیئرمین، وائس چیئرمین اور جنرل کونسلر) منتخب ہونے کے بعد اب مخصوص نشستوں کیلئے بالواسطہ انتخابات کے ذریعے تقریباً 8745 عورتیں، 4064 نوجوانوں، 4255 اقلیتی نمائندوں اور تقریباً 4147 مزدوروں اور کسانوں کو منتخب کرنے جا رہے ہیں۔ امید ہے کہ 2016 کے آغاز میں ہی مخصوص نشستوں کے انتخابات مکمل ہونے کے بعد پنجاب میں مقامی حکومتوں کا قیام پوری طرح وجود میں آجائے گا اور تقریباً 50,000 سے زائد ارکان جن میں جنرل کونسلرز، عورتیں، مزدور / کسان، نوجوان، چیئرمین اور وائس چیئرمین شامل ہیں اپنا سیاسی، انتظامی اور ترقیاتی کردار ادا کرنے کے لئے تیار ہونگے۔ جمہوری حوالے سے قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں عوامی نمائندگی کے مقابلے میں ضلعی حکومتوں میں عوامی شمولیت زیادہ بھرپور ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر قومی اسمبلی میں 146 ارکان پنجاب کی نمائندگی کرتے ہیں جبکہ پنجاب اسمبلی میں ارکان کی کل تعداد 371 ہے۔ اس کے مقابلے میں مقامی حکومتوں کی مختلف کونسلوں میں ارکان کی کل تعداد 50000 کے لگ بھگ ہے جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مقامی حکومتوں کا نظام کتنا بڑا سیاسی دھارہ ہے اور کتنے وسیع پیمانے پر مقامی قیادت کو ابھرنے کا موقع فراہم کرتا ہے، جس سے جمہوری عمل آگے بڑھتا ہے۔

اگرچہ مقامی حکومتوں کے موجودہ نظام پر کئی لوگوں کے تحفظات ہو سکتے ہیں جن میں خاص کر عورتوں اور دیگر کمزور طبقات کیلئے بامعنی شمولیت کا سوال اور اس کے ساتھ ساتھ مقامی حکومتوں کے اختیارات میں کمی اور صوبائی حکومت پر انحصار جیسے معاملات پر بحث ہو سکتی ہے مگر جمہوری اور سیاسی عمل کو آگے بڑھانے کے لئے مقامی حکومتوں کے نظام کا قائم ہو جانا ایک بڑی بات ہے، جسے تسلیم کیا جانا چاہیے۔ مقامی حکومتوں کے نظام کی مضبوطی کے حوالے سے تین پہلو اہمیت رکھتے ہیں۔ اول 1973 کے آئین کے تحت صوبائی حکومت پر لازم ہے کہ وہ مقامی حکومت کے انتخابات کو اپنے صوبے میں تسلسل کے ساتھ یقینی بنائیں۔ دوئم مقامی حکومتوں کو آئین پاکستان کی شق 140-A کے تحت ان اداروں کو سیاسی، انتظامی اور مالی اختیارات دیئے جائیں۔ سوئم آئین کی شق 32 کے تحت عورتوں، مزدوروں، کسانوں، اقلیتوں اور نوجوانوں کی نمائندگی کو موثر بنائیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ وقت کے ساتھ ساتھ مقامی حکومتوں کے نظام میں موجود خامیاں دور ہوتی جائیں گی اور جمہوری عمل بہتر ہوتا جائے گا، جس سے جمہوری ادارے بھی مضبوط ہوتے جائیں گے۔ آیئے سب مل کر مقامی حکومتوں کے نظام کو مضبوط کریں اور جمہوری عمل کو آگے بڑھائیں۔